

کے دل سے دوسروں کا خوف نکل جاتا ہے اور وہ استقامت و بہادری کی تصویر بن جاتا ہے۔ اور کسی بڑے سے بڑے فرعون کا خوف اپنے دل میں نہیں لاتا۔ خواہ بدر و احد کے غزوات ہوں یا حنین و خندق کے، وہ ہر جگہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (ندان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمزدہ ہوتے ہیں) کا پیکر بن جاتا ہے۔

5۔ رجا نیت اور اطمینان قلب:

عقیدہ توحید کا ماننے والا مایوس اور نا امید نہیں ہوتا۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت پر آس لگائے رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شرگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ وہ بڑا رحیم و کریم ہے۔ وہ تمام خزانوں کا مالک ہے اور اس کا فضل و کرم بے حد و حساب ہے۔ انسان جس قدر دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے اس کے دل کو اتنا ہی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

6۔ پرہیز گاری:

عقیدہ توحید سے انسان کے دل میں پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر مومن کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اگر بندہ پوشیدگی میں کوئی جرم کر لے تو ممکن ہے لوگوں کی نگاہوں سے چھپ جائے مگر اپنے اللہ کی نظر سے نہیں چھپ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تو دلوں کے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ یہ ایمان انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ وہ ”خلوت و جلوت میں کہیں بھی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور ہمیشہ نیک اعمال بجالائے“ کیونکہ معاشرہ اسی وقت صحیح معنوں میں انسانی معاشرہ بن سکتا ہے جب لوگوں کے اعمال درست ہوں۔ توحید پر ایمان عمل صالح کی بنیاد فراہم کرتا ہے کیونکہ انسان کے تمام اعمال اس کے دل کے تابع ہوتے ہیں۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی موجود ہو تو عمل صالح ہوگا۔

نجات و فلاح کے لیے ایمان اور عمل صالح دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں جا بجا ارشاد ہوا۔  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے) جس طرح کوئی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح ایمان کی پہچان عمل صالح سے ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس کے اعمال اچھے نہیں تو یہی سمجھا جائے گا کہ ایمان نے اس کے دل کی گہرائیوں میں پوری طرح جگہ نہیں بنائی۔ غرضیکہ عقیدہ توحید اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نیک اعمال بجالائے جائیں اور بڑے اعمال سے بچا جائے۔

## رسالت

### رسالت کا مفہوم

اسلام کے سلسلہ عقائد میں توحید کے بعد رسالت کا درجہ ہے۔ رسالت کے لغوی معنی ”پیغام پہنچانا“ ہیں اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں رسول اس ہستی کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔ رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے۔ نبی کے معنی ہیں ”خبر دینے والا“ چونکہ رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے آگاہ کرتا ہے اس لیے اسے نبی بھی کہا جاتا ہے۔ انبیاء اور رسول اپنے معاشرہ کے بے حد نیک اور پارسا انسان ہوتے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے اپنے احکام نازل فرماتا ہے۔ وحی کے لغوی معنی دل میں چپکے سے کوئی بات ڈالنا اور اشارہ کرنے کے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام ہے جو اس نے اپنے کسی رسول کی طرف فرشتے کے ذریعے نازل کیا یا براہ راست اس کے دل میں ڈال دیا یا کسی

پردے کے پیچھے سے اسے سنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِي حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بَأْذِينِهِ مَا يَشَاءُ ۗ (سورۃ الشوریٰ: 51)

ترجمہ: اور یہ کسی نبی کا مقام نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے۔ مگر ہاں یا تو وحی سے یا کسی پردے کے پیچھے سے یا کسی (فرشتے) کا صد کو بھیج دے سو وہ وحی پہنچا دے اللہ کے حکم سے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف اقوام کی طرف رسول بھیجے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا (سورۃ النحل: 36)

ترجمہ: اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول۔

بعض روایات میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ مگر قرآن مجید میں نام لے کر صرف چند انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

تمام کے نام نہیں بیان کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ قَبَضْنَا عَنْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْضِ عَنْكَ ۗ (سورۃ المؤمن: 78)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے۔ جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ سے بیان کیا ہے

اور ان میں سے بعض کا حال ہم نے آپ سے نہیں بیان کیا۔

سلسلہ انبیاء کے آخری فرد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو خاتم النبیین ہیں اور اب قیامت تک کے انسانوں کو آپ ﷺ ہی کی

پیروی کرنی ہے۔ تاہم ہر مسلمان پر لازم کیا گیا ہے کہ وہ تمام انبیاء کی نبوت پر ایمان لائے۔ اس سلسلے میں تفریق کی اجازت نہیں۔

لَا نُفَرِّقُ فِي تَيْبِينَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۗ (سورۃ البقرہ: 285)

ترجمہ: ہم اس کے رسولوں میں باہم کوئی فرق بھی نہیں کرتے۔

یہ ضروری ہے کہ سب انبیاء کو سچا اور پاکباز مانا جائے اور سب کا ادب و احترام کیا جائے۔ اسلام میں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں کہ

بعض رسولوں پر ایمان لایا جائے اور بعض کا انکار کیا جائے۔ ایسا کرنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ

وَيُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سُبُلًا ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۗ (سورۃ النساء: 150، 151)

ترجمہ: جو لوگ منکر ہیں اللہ سے اور اس کے رسولوں سے اور چاہتے ہیں کہ فرق نکالیں اللہ میں اور اس کے رسولوں میں اور کہتے ہیں

کہ ہم مانتے ہیں بعضوں کو اور نہیں مانتے بعضوں کو اور چاہتے ہیں کہ نکالیں اس کے بیچ میں ایک راہ۔ ایسے ہی لوگ تو اصل کافر ہیں۔

انبیاء و رسل کی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انسانوں ہی میں سے رسول بھیجے کیونکہ انسان کی رہنمائی کے لیے انسان ہی رسول ہو سکتا

ہے۔ پیغام الہی کو نبی ﷺ پر نازل کرنے کی حکمت مندرجہ ذیل آیت میں ملاحظہ ہو:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (سورة النحل: 44)

ترجمہ: اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔

حضور ﷺ کو خود اپنی زندگی میں قرآنی اصولوں پر مبنی ایک عملی مظاہرہ کرنا تھا۔ صرف یہی نہیں کہ آپ آ کر پیغام سنا دیتے۔ بلکہ اس پیغام کے مطابق انسانی زندگی کی اصلاح بھی آپ کی ذمہ داری تھی۔ پیغام الہی فرشتوں کے ذریعے بھی بھیجا جاسکتا تھا۔ مگر محض پیغام بھیجنے سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس عظیم مقصد کی تکمیل و تکمیل کے لیے لازمی تھا کہ اس پیغام کو بنی نوع انسان ہی کا ایک فرد لے کر آئے جو کہ انسان کامل ہونے کے باوجود بہر حال انسان اور بشر ہو۔ اس کو مشکلات اور مجبور یوں کا اسی طرح سامنا کرنا پڑتا جو جس طرح اس کی امت کے کسی فرد کو اور جو ساری دنیا کے سامنے ایک ایسی سوسائٹی کو بطور مثال رکھ دے جس کا اجتماعی نظام اسی پیغام الہی کی منشا کی شرح ہو۔

## انبیاء کی خصوصیات

انبیاء کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ بشریت:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہبری کے لیے ہمیشہ کسی انسان کو ہی پیغمبر بنا کر بھیجا۔ کسی جن یا فرشتے کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ (سورة يوسف: 109)

ترجمہ: اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے وہ سب مرد ہی تھے۔ ہم ان کی طرف وحی کیا کرتے تھے۔

انبیاء اگرچہ انسان ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے اوصاف سے نوازا ہوتا ہے جو دوسروں میں نہیں ہوتے۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی تھی کہ انسان پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر تو کوئی فرشتہ ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مُلْكٌ لَّهُمْ يَمْسُحُونَ مُظْمِئَاتِهِمْ لَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا زُنُورًا (سورة نبي: 17)

ترجمہ: کہہ دیں اگر ہوتے زمین میں فرشتے پھرتے (اور) بستے تو ہم اتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام دے کر۔

2۔ امانت اور وہبیت: ہر نبی امانت دار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام بندوں تک من و عن پہنچا دیتا ہے۔ رسالت ایک ایسی نعمت

ہے جو محض اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ کوئی شخص اپنی محنت و کاوش سے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو محض عبادت و ریاضت سے

حاصل ہو جائے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہے عطا کر دے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ \* (سورة النحل: 4)

ترجمہ: یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

تادم یہ منصب جن لوگوں کو عطا کیا گیا وہ تمام نیکی تقویٰ، زہانت، امانت و دیانت اور عزم و ہمت جیسی بلند صفات کے مالک تھے۔

3۔ تبلیغ احکام الہی:

پیغمبر جو احکام و تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان فرماتا ہے وہ تمام اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پیغمبر اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ وہ تو

اللہ تعالیٰ کا ترجمان ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ (سورۃ النجم: 4-3)

ترجمہ: اور میں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے مجھجا ہوا۔

4- معصومیت:

اللہ تعالیٰ کے تمام پیغمبر معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کے اقوال اور اعمال شیطان کے عمل دخل سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نبی کا کردار بے داغ ہوتا ہے۔ وہ ایسا انسان کامل ہوتا ہے۔ جو بے حد روحانی طاقت کا مالک ہوتا ہے۔ نبی کا کوئی کام نفسانی خواہشات کے تابع نہیں ہوتا۔

5- واجب الاطاعت ہونا:

انبیاء کی اطاعت و پیروی ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ (سورۃ النساء: 64)

ترجمہ: اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا وہ اس غرض سے کہ اس کی اطاعت اللہ کے حکم سے کی جائے۔

نبی اللہ کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس لیے اس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اسی طرح پیغمبر کتاب اللہ کا شارح ہوتا ہے۔ امت کا معلم اور مربی ہوتا ہے۔ امت کے لیے نمونہ تقلید ہوتا ہے۔ قانون الہی کا شارح ہوتا ہے، قاضی اور حکم ہوتا ہے۔

رسالت محمدی ﷺ اور اس کی خصوصیات

حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آ کر اپنی تکمیل کو پہنچ گیا اور ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء کرام کو جو کمالات علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے تھے، نبی آخر الزمان ﷺ کی ذات میں وہ تمام شامل کر دیے۔ رسالت محمدی بڑی نمایاں خصوصیات رکھتی ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

1- عمومیت:

رسول اکرم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کے لیے ہوتی تھی مگر آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے تمام انسانوں کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (سورۃ الاعراف: 158)

ترجمہ: (اے محمد) آپ کہو اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔

2- پہلی شریعتوں کا نسخ:

حضور ﷺ نے آپ ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب صرف شریعت محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَّبِعْ عَذَابَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۗ (ال عمران: 85)

ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

### 3- کاملیت:

حضور ﷺ پر اللہ کے دین کی تکمیل ہوگئی۔ آپ ﷺ کو وہ دین کامل عطا فرمایا گیا جو تمام انسانیت کے لیے کافی ہے۔ اس لیے کسی دوسرے دین کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا \* (سورۃ المائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لیے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو دین۔

### 4- حفاظت کتاب:

پہلے انبیاء پر نازل ہونے والی کتابیں یا تو بالکل ناپید ہو چکی ہیں یا اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں رہیں۔ کیونکہ ان میں بڑے پیمانے پر رد و بدل ہو چکا ہے۔ جس سے ان کتابوں میں صحیح اور غلط تعلیمات اس قدر گنڈ ہو گئی ہیں کہ صحیح کو غلط سے جدا کرنا بے حد مشکل ہو گیا ہے۔ مگر خاتم الرسل ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کی آیات چودہ سو سال گزرنے کے باوجود بالکل اسی صورت میں موجود ہیں جس طرح نازل ہوئی تھیں۔ اس کے ایک حرف میں بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قرآن مجید نہ صرف یہ کہ تحریری طور پر محفوظ ہے بلکہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں بھی موجود ہے۔

### 5- سنت نبوی ﷺ کی حفاظت:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم ﷺ کی سنت کی حفاظت کا بھی عظیم انتظام کیا گیا ہے۔ ہر دور میں محدثین کرام کی ایسی جماعت موجود رہی جس نے سنت نبوی کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ چونکہ سنت قرآن مجید کی شرح ہے جو قیامت تک کے انسانوں کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت کا انتظام کیا، ساتھ ساتھ سنت نبوی کی حفاظت کا انتظام بھی فرمادیا۔

### 6- جامعیت:

پہلے انبیاء کی رسالت کسی خاص قوم اور دور کے لیے ہوتی تھی۔ اس لیے ان کی تعلیمات کا تعلق اسی قوم اور دور سے ہوتا تھا۔ مگر رسول اکرم ﷺ چونکہ تمام انسانیت اور تمام زمانوں کے لیے رسول بن کر آئے اس لیے آپ ﷺ کی تعلیمات میں اس قدر جامعیت ہے کہ قیامت تک کے انسان خواہ کسی بھی قوم یا دور سے تعلق رکھتے ہوں ان تعلیمات سے رہبری حاصل کر سکتے ہیں۔

### 7- ہمہ گیری:

رسول اکرم ﷺ نے جو تعلیمات پیش فرمائیں ان کی حیثیت محض نظری نہیں بلکہ خود ان پر عمل کر کے انھیں عملی زندگی میں نافذ کر کے دکھایا۔ جب آپ ﷺ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عائلی زندگی ہو یا سیاسی بچوں سے برتاؤ ہو یا بڑوں سے معاملہ امن کا دور ہو یا جنگ کا زمانہ عبادت کی رسمیں ہوں یا معاملات کی باتیں قرابت کے تعلقات ہوں یا مسابقتی کے روابط زندگی کے ہر پہلو میں سیرت محمدی ﷺ انسانوں کے لیے بہترین نمونہ عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ الاحزاب: 21)

ترجمہ: تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

8۔ ختم نبوت:

ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا اور یکے بعد دیگرے کئی انبیاء آئے۔ کچھ کے پاس اپنی علیحدہ آسانی کتابیں اور مستقل شریعتیں تھیں اور کچھ اپنے سے پہلے انبیاء کی کتابوں اور شریعتوں پر عمل جیرا تھے۔ یہ سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آ کر ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ پر ایک جامع اور ہمیشہ رہنے والی کتاب نازل ہوئی اور آپ ﷺ کو ایک کامل شریعت دی گئی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ پر دین کی تکمیل ہوئی اور آپ ﷺ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ آپ ﷺ کے بعد اب کسی قسم کا کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا کیونکہ:

1۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور قیامت تک ہر قوم اور ہر دور کے انسانوں کے لیے آپ ﷺ کی رسالت عام ہے اور سب کے لیے آپ ﷺ کی تعلیم کافی ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر دین مکمل کر دیا۔ آپ ﷺ کی شریعت کامل ہے اور آپ ﷺ کی تعلیمات ہدایت کی مکمل ترین شکل ہیں۔ اس لیے اب کسی دوسرے نبی کی کوئی ضرورت نہیں۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ کتاب چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس شان سے محفوظ ہے کہ اس کے ایک حرف میں بھی کوئی رد و بدل نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے۔ کاغذ کے صفحات پر بھی اور حفاظ کے سینوں میں بھی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اپنی صحیح شکل میں محفوظ ہیں جو تمام دنیا کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آ سکتا۔ اب ہر طالب ہدایت پر لازم ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ ہی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ \* (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد (ﷺ) باپ نہیں کسی کے تمہارے مردوں میں سے لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔

عربی زبان میں ختم کے معنی ہیں۔ مہر لگانا، بند کرنا، آخر تک پہنچانا۔ کسی کام کو پورا کر کے فارغ ہو جانا۔ تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ میں خاتم کے معنی آخری نبی کے بیان کیے ہیں۔ حدیث مبارک میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بنی اسرائیل کی رہنمائی انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ ایک اور حدیث میں آتا ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا ”میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی، مگر ایک کنارے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی اور وہ اینٹ میں ہوں۔“

تمام صحابہ کرامؓ کا اس بات پر اجماع تھا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

### ملائکہ

ملائکہ کا لفظ جمع ہے اس کا واحد ”ملک“ ہے۔ جس کے لغوی معنی قاصد کے ہیں۔ فرشتوں کے لیے لفظ رسول بھی استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ اس کے لغوی معنی بھی قاصد کے ہیں چونکہ فرشتے خالق اور مخلوق کے درمیان پیغام رسانی کا فرض ادا کرتے ہیں۔ اس لیے ان کو ملک اور رسول کہا جاتا ہے۔ توحید و رسالت کی طرح فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَكِنَّ الْيُودَ مِنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالرَّسُولِ (سورۃ البقرہ: 177)

ترجمہ: لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں اور پیغمبروں پر۔ فرشتے اللہ کی وہ نوری مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا کا نظام چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا حکم ان کے دل میں القاء فرماتا ہے اور وہ اس حکم کو مخلوق میں جاری اور نافذ کر دیتے ہیں۔

### آسمانی کتابیں

پہلے بتایا جا چکا ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ تمام رسولوں پر ایمان لایا جائے۔ رسولوں پر ایمان لانے کا مفہوم یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر مانا جائے اور ان کی تعلیمات کو برحق تسلیم کیا جائے۔ رسولوں پر نازل ہونے والی کتابیں ربانی تعلیمات کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ لہذا رسولوں پر ایمان لانے کے لیے لازم ہے کہ ان پر نازل ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لایا جائے۔ ایمان والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِمَّا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (سورۃ البقرہ: 4)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔

آسمانی کتابیں تو بہت سی ہیں جن میں سے چار بہت مشہور ہیں:

- 1- توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- 2- زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- 3- انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
- 4- قرآن مجید جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

ان کے علاوہ حضرت آدم و حضرت ابراہیم علیہم السلام اور دوسرے انبیاء کے صحیفے بھی تھے۔ ان تمام کتابوں میں دین کی بنیادی باتیں مشترک تھیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی توحید اس کی صفات کاملہ اللہ تعالیٰ کی عبادت رسالت پر ایمان یوم آخرت پر ایمان اور اعمال کی جزا و سزا مگر چونکہ